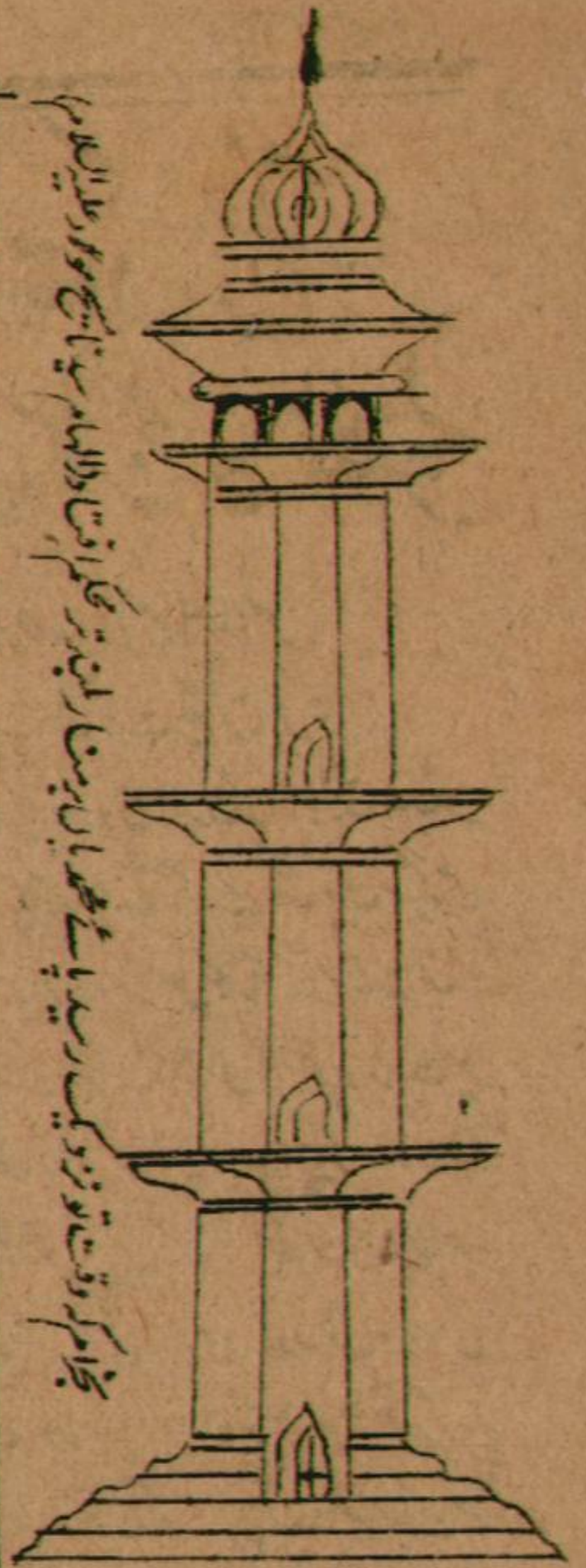




ان تضرع لہم یضربکم ویشیت اقل مکہ ہرست مصنا میں

سلسلہ کی خبریں - ص ۱
 جلسہ پر لوگوں کو لاؤ - ص ۲
 لوگوں کو قادیان لایم کی کوشش کرو - ص ۳
 قرآن کریم کے کتاب مبارک
 ہونیکا ثبوت - ص ۴
 پیغامی حوالوں کی حقیقت - ص ۵
 مسلمان اسلام سے دور ہو رہے ہیں - ص ۶
 جہاد گاندھی بنی کے برابر ہیں - ص ۷
 متفرقات - ص ۸
 قرآن کریم کی تلاوت انسان کی
 کی سعادت ہے - ص ۹

چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے
 مثل ہر کہ ہمت کا حامی خدا ہے

الحسنہ

Digitized by Khilafat Library

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی (ابن یعقوب) شیخ محمود احمدی دانی

جلد ۲۳	قادیان	۱۷ نومبر ۱۹۲۰ء	دارالامان	نمبر ۳۶
--------	--------	----------------	-----------	---------

سلسلہ کی خبریں

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایہہ اللہ بنصرہ بخیریت ہیں اور دینی و دنیوی میں مشاغل میں مہر و منت ہیں :-
 دیگر خاندان نبوت کے احباب بھی خدا کے فضلوں کے تحت خیریت سے ہیں :-
 ۲۔ بہت سے کاجوں کے طالب علم ابھی قادیان میں ہیں اور قادیان کی برکات سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں :-
 ۳۔ قادیان کے بعض غیر احمدیوں نے قادیان میں پھر جلسہ کرنے کی کوشش شروع کی ہے۔ اس جلسہ کی غرض و غایت ہرگز خیر و برکت نہیں بلکہ فساد اور شرارت ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے فرمایا کہ اس جلسہ کے کارکن ایک گارنٹی دیں کہ وہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف کسی قسم کی توہین توہین و تشنیک یا تذلیل نہ کریں گے :-

اگر کوئی واعظ یا ممبر ایسا کرے گا تو جلسہ کرنے والے ذمہ وار ہوں گے :-
 ۴۔ مکرم خلیفہ رشید الدین صاحب جنرل سکرٹری کی چوری کا ابھی تک کچھ سراغ نہیں ملا اور آخر پولیس بھی قادیان سے فی الحال چلی گئی ہے :-
 ۵۔ شیخ محمد ابراہیم علی صاحب بغداد سے دعا کے لیے لکھتے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ وہ جلد قادیان پہنچ جائیں۔ احباب دعا فرمائیں :-
 ۶۔ سیلون کے احمدی احباب نے ایک مکان ڈھائی ہزار کو انجن کا دفتر بنانے کے لیے خریدا ہے۔ مکان کی ضرورت یوں پڑی کہ غیر احمدیوں نے کرایہ کا مکان خالی کرانے کا نوٹس دیا :-

۷۔ ستاہ جہان پور کے غیر احمدی بھی احمدیوں کو دھڑلہ دینے کے لیے پورے ملک میں شہرہ آفاق ہیں۔ جماعت کا ہر ایک فرد ہر وقت سخت خطرے میں ہے اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو دور کرے۔ احباب دھڑلے سے درگاہ محیب الدعوات میں دعا فرمائیں :-
 ۸۔ مالاباری احمدیوں کو اس مقدمہ کے فیصل ہونے سے سخت تکلیفوں کا سامنا ہو رہا ہے۔ مخالفت تیز ہو چکی ہے :-
 ۹۔ بریلی میں احمدیوں کے خلاف حملہ پلے در پلے چلے ہوئے ہیں مخالفت تیزی پر ہے۔ خدا رحم کرے :-
 ۱۰۔ شیخ عبد القدیر صاحب ادب احمدی شاہجہان پور عرصہ سے علیل ملے آتے ہیں۔ احباب ان کی صحت کی دعا فرمائیں :- اور جناب البکر خاں صاحب احمدی مدد بیکار ہیں ان کی فلاحیت کے لیے دعا فرمائیں :-

سالانہ جلسہ کی کمیٹی

۲۵۔ نومبر ۱۹۲۳ء کو سالانہ جلسہ کی کمیٹی سٹی
اس نے کام کرنے کے عہدے تقسیم کر دیئے ہیں
اور ہر ایک افسر کے سپرد اس کا کام کر دیا گیا ہے
اس سال دارالعلوم میں مقررہ والی جاعتو
کے لیے حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد
صاحب انتظام فرماویں گے۔

شہر میں مولوی سید سرور شاہ

صاحب انتظام فرماویں گے۔

انتظام زوروں پر ہے، مولوی سید سرور
شاہ صاحب کی مساعی بہت ہی شکر
کے قابل ہیں۔ آپ باوجود بڑھاپے
کے جوانوں کی طرح دوڑ دوڑ کر کام کرتے ہیں
اور کسی قومی کام کرنے میں آپ کی طبیعت
نہیں بھگتا تی بلکہ اس خیال کو معزز
خیال فرماتے ہیں۔

سیرت موعود علیہ السلام

حضرت سیرت موعود علیہ السلام کی سیرت
جو حضرت مولوی عبد الکریم
صاحب مخدوم الملت نے اپنی زندگی میں اپنے
قلم فیض رقم سے تحریر فرمائی تھی اور عام قبولیت
محال کر چکی تھی، ایک مدت سے نایاب تھی اور
نظر نہ آتی تھی پہلے اس کو از سر نو پھر چھپا دیا
اور یہ خواہش کرتے ہیں کہ یہ کتاب اگر ایک مہینہ
میں ہی نکل جائے تو عمدہ اور اعلیٰ کاغذ پر مہیرا
ایڈیشن شائع کرینگے۔
یہ کتاب ہر ایک احمدی کے ہاتھ میں ہونی چاہیے
بکہ ضرورت ہے کہ یہ کتاب ہر ایک غیر احمدی کے
ہاتھ میں بھی پہنچائی جائے۔

خریداران الحکم کے نام یہ کتاب شروع دسمبر
میں دی جانی ہوگی۔ دوسرے احباب بھی خواہش
کریں۔ کتاب کی قیمت آٹھ آنے ہے جو صاحب
کتاب نہیں سکیں وہ پہلے سے روک دیں۔

مدراس میں دو جڑی ہوئی لڑکیاں

ایک نامہ پرتاب کو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
ہم جن کے لیے

Digitized by Khilafat Library

۲۶-۲۷-۲۸-۲۹

دسمبر ۱۹۲۳ء تاریخ میں مقرر ہوئی ہے

شیر علی ناظر علی

انگار نے خبر دی ہے۔ کہ اس نے دو
۱۸ سال کی نوجوان لڑکیاں پیدائش سے جڑی ہوئی
دیکھیں ہیں ان کے دوسرے چار ہاتھ چار پاؤں مکرواحند
ایک کا وایاں حصہ دوسری کا بایاں حصہ ہر پاخانہ
کا راستہ ایک ہر گھر پشیا کے راستے دو ہیں۔ یہ کھاتی
پیتی۔ بولتی چلتی پھرتی بھی ہیں دونوں کے چہروں
میں فرق ہے۔ ایک کا منہ گول اور بھاری۔ دوسری
کا منہ اور پتلا ہے۔ ان کی ماں زندہ ہے۔ اور ۱۴

احمدیت کی فتح

اسلامیہ کالج لاہور

وفادار طلباء کا اجلاس

مندرجہ ذیل خبریں اخبار شائع کرتا ہے:

لاہور ۲۳۔ نومبر کالج کے وفادار طلباء اور خاصکر
عام احمدیہ طلباء کالج کو بچانے کے لیے نہایت سرگرمی
سے کام کر رہے ہیں۔ پرنسپل کالج گزشتہ چند دن
وفادار طلباء کی ملاقات اور ان کی نظم و تربیت میں
مشغول تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۱۰ طلباء
تحریری درخواستیں کالج امتحان میں پنجاب
یونیورسٹی کی تیاری۔ عدم تعاون کی
مخالفت اور مسٹر مارٹن کی پرنسپل کو منظور کرنے
کی غرض سے پیش کر دی ہیں۔ خیال کیا جاتا
ہے کہ اس قسم کی بہت سی درخواستیں وفادار
طلباء کی طرف سے پیش ہوں گی۔ کمیوں کہ
ابھی تک اس قسم کا کوئی موقعہ نہیں دیا
گیا۔ ابھی تک ایک بورڈنگ ہاؤس عدم
تعاون کے حامیوں کے قبضہ میں ہے۔ ۲۰۰
وفادار طلباء نے مل ریوار ہوش میں ایک
جلسہ کر کے مفصلہ ذیل تجاویز پاس کی ہیں
(۱) مسٹر گاندھی کی تحریک عدم تعاون
کی مخالفت کرنی چاہیے۔

(۲) مسٹر مارٹن کو بطور سابق پرنسپل رکھنا چاہیے۔

اور ہم اس کی خدمات کی داد دیتے ہیں۔ یہ اجلاس بالکل
پرامن طریقہ پر انجام ہوا۔ اور کسی نے اس میں رکاوٹ نہ
ڈالی۔

اس سے صاف احمدی طلباء کی فتح ہے۔ (ایڈیٹر)

صاحب بھائی بھی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ منگلور میں
پیدا ہوئی تھیں۔ یہ لڑکیاں ۳۷ کے ٹکٹ پر
دکھائی جاتی ہیں۔

جلسہ پر لوگوں کو لاؤیا

سالانہ جلسہ میں اب تو قریباً سوا اہینہ ہی رہ گیا ہے۔ اور وقت آتی گیا ہے۔ اسلئے باہر آپ لوگوں کے سامنے امر کا اعادہ کیا جاتا ہے۔ کہ آج سے ہی اس عظیم الشان سفر کی تیاری شروع کر دیں۔

یہ جلسہ کوئی معمولی جلسہ نہیں۔ بلکہ اس میں آنے سے انسان روحانی امراض سے شفاء حاصل کر کے غسلِ صحت کرتا ہے۔ پس خود آؤ تاکہ سال بھر کی غلطیوں کی تلافی ہو۔ اور ان دنوں میں تم صرف خدا کیلئے گھر سے نکلو۔ لوگ دنیا کے کاموں کے لئے بڑے بڑے سفر کرتے ہیں۔ تم یہ سفر خدا کے لئے کرو۔ تمہارا روپیہ نیک اغراض کے لئے صرف ہو۔ تمہارا چلنا پھرنا بیٹھنا اٹھنا سنا سب خدا کے لئے ہو۔ گویا کہ تمہارا سارا وقت خدا کی عبادت میں صرف ہو۔ گویا کہ یہ چند دن سارے سال کی غفلتوں۔ نہنگوں۔ کمزوریوں کو دور کرتے ہیں۔ ایسے قیمتی وقت روز روز نہیں آیا کرتے۔

سال بھر کے بعد چند دن آتے ہیں۔ اور پھر کس کو معلوم کہ اگلے سال کون ان دنوں میں شامل ہو کر ان کی برکات سے بہرہ اندوز ہو گا۔ اور کون کون اس مقدس انسان کو دیکھے گا۔ جسکو خدا تعالیٰ فرماتا ہے **كَانَ اللَّهُ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ**۔ اور کون اس کے مقدس کلمات سن سکیگا پس اسی سال اور اسی وقت کو سب غنیمت جانو۔ اور ان اوزار کو جو ان دنوں اکٹھے ہونے سے نازل ہوتے ہیں۔ جذبہ کرو

اور اپنے ساتھ دوسروں کو ضرور لاؤ۔ تا وہ اس آگ سے بچیں۔ جو اس وقت اکثاف عالم میں جل رہی ہے۔ اور تمہارا نام انکے بچانے والوں میں لکھا جائے۔ دوسرے لوگوں کو اپنے ساتھ لانے کے لئے ہر سال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی خود بھی زور دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ اپنے ایک لیکچر میں فرماتے ہیں۔

تیسری بات
لوگوں کو قادیان میں لانے کی کوشش
ایک احمدی کی کوشش ہو

کہ سالانہ جلسہ پر یا دوسرے وقتوں میں غیر احمدیوں کو یہاں لائے۔ کیا تم نہیں دیکھتے ہو۔ کہ جو یہاں آ جاتا ہے وہ خالی واپس نہیں جاتا۔ کیوں جو شیر کی غار میں آ جاتے۔ وہ پھر واپس نہیں جاسکتا۔ سوائے اسکے جسے خدا مردار قرار دیکر پرے پھینک دے۔ کیونکہ غیر مردار نہیں کھایا کرتا۔ ایسا انسان گو تمہیں زندہ نظر آئے لیکن خدا کے نزدیک مردہ ہوتا ہے۔ اسلئے وہ پھینک دیتا ہے۔ عام لوگوں میں یہ بات مشہور ہے۔ کہ مرزا صاحب کو جادو آتا تھا۔ اور بعض لوگ تو کہتے تھے کہ ایک ایسا حلوا پکا کر کھلا دیتے تھے کہ جسکے کھانے کے بعد انسان ان کی ہر ایک بات مان لیتا تھا۔ چنانچہ ایک مولوی کی نسبت معلوم ہوا۔ کہ وہ مختلف مقامات پر جاکر یہی وعظ کرتا تھا۔ اور اس نے اپنے ساتھ ایک آدمی رکھا ہوا تھا۔ جو کھڑا ہو کر کہہ

دیتا تھا۔ کہ جو کچھ مولوی صاحب نے کہا ہے۔ بالکل سچ ہے۔

اور یہ بھی قصہ سناتا تھا۔ کہ ہم چند آدمی مل کر قادیان گئے تھے۔ جہاں ہمیں حلوا دیا گیا۔ اوروں نے تو کہا لیا۔ لیکن میں نے نہ کھایا۔ اس کے بعد فتنہ مچائی گئی۔ جس میں ہم کو بٹھا کر لے گئے۔ باہر جا کر مرزا صاحب نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔ تم مجھے رسول مانو۔ میں نے کہا میں نہیں ماننا اس پر انہوں نے مولوی حکیم نور الدین صاحب کی طرف دیکھ کر کہا۔ کیا اسے حلوا نہیں دیا تھا۔ وہ بیچارے ڈر گئے۔ اور کہنے لگے۔ میں نے تو اس کو اپنے ہاتھ سے حلوا دیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اسنے کھایا نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے فتنے سے اتار دیا اور کہا یہاں سے اسی وقت چلے جاؤ۔ ورنہ مار ڈالے جاؤ گے۔ تو مخالفین ایک جھوٹے حلوے کا کھانا مشہور کرتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں ہاں واقعہ میں حضرت مرزا صاحب حلوا کھلایا کرتے تھے۔ اور ایسا حلوا کھلاتے تھے۔ کہ پھر کسی اور حلوے کا مزہ آتا ہی نہیں تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ آپ ساحر تھے۔ ہم کہتے ہیں ہاں ساحر تھے اور ایسا سحر کرتے تھے۔ کہ باطل بالکل بہاگ جاتا تھا۔ ساحروں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انسانوں کو بندر بنا دیتے ہیں۔ لیکن حضرت مرزا صاحب ایسے ساحر تھے کہ ان لوگوں کو جو یہودی صفت ہو کر بندروں سے مشابہ ہو چکے تھے۔ انسان بنا دیتے تھے۔ پس ان لوگوں کو یہاں لانی کی کوشش

یہ صورت ہے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب ساحر تھے۔ لیکن یہ سچ نہیں ہے۔

قرآن کریم کے کتاب مبارک ہونے کا ثبوت

قرآن کریم کے کتاب مبارک ہونے کا ثبوت اس زمانہ میں صرف امام زمان مرزا غلام احمد قادیانی نے دیا ہے۔ اور قرآن کریم کے اس دعوے کا ثبوت کہ زندہ برکتیں اور ہر زمانہ کے لئے تازہ خدائی نشان صرف اسی کے پیروں میں پائے جاتے ہیں۔ بحث طلب امر ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے۔ کہ یہ بحث بہت جلد بڑی صفائی سے طے ہو جاتی ہے۔ اس زمانہ میں جو مغربی علوم اور دیگر مختلف تقاضاؤں سے ایسی آزادی پہیلی ہے۔ کہ ہر طرف سے قرآن کریم کی صداقتوں پر حلی شروع ہوئے۔ اور وہ تینوں اصول جن کی تعلیم و اشاعت کے لئے نبیوں کی پاک جماعت اس دنیا میں مبعوث ہوئی۔ محمول اور سادہ دلوں کے نزدیک دل خوش کن موضوع کہانیاں تصور کئے جاتے لگے۔ تو خدا کے پیغمبر نے جس کا پاک قول ہے۔ **وہو الذی جعل اللیل والنهار خلفۃ لمن اراد ان یدکر او اہل د شکورا۔** یعنی اسی نے رات (کفر) اور دن (نور نبوت) کی فطرت میں اس قسم کا فوبتی دورہ اور سداول چکر رکھا ہے۔ جس سے غرض یہ ہے۔ کہ کفر و بدعت کی تہیب تاریکی اور جاں گزراخت کے بعد حق و صدق کی درخشانی روشنی کی حق کے بھوکے اور پیاسے پوری تھریں۔ اور ان تاریکیوں

کے دل و ذور واقعات سے عبرت پکڑیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مجد الوقت۔ امام زمان اور مسیح موعود کے مبعوث فرمایا۔ کہ ہر قسم کے معترضوں اور منکروں پر اسکی غالب و بالغ حجت پوری ہو جائے۔

اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ اس زمانہ میں دہریت اور مشیر یلم عام طور پر پھیل گئی ہے۔ نہ صرف یورپ کو ہی اسباب پر ناز ہے۔ کہ اس نے علوم جدیدہ کی اشاعت عامہ کے ذریعہ اپنے تمام یچوں کو مذہب کے فضول مشغلوں اور فتنہ خاں کے وجود کے اقرار اور اسکی مخلصانہ عبادت یوم الجوار کے بکھڑوں اور جنت اور جہنم کے وعد و وعید کے بندہ منوں سے آزاد کر دیا ہے۔ بلکہ ہندوستان کی حالت بھی ویسی ہی افسوس ناک نقشہ دکھاتی ہے۔ کہیں تو صاف اور سیدھے طور پر اللہ تعالیٰ کا انکار ہو رہا ہے۔ اور کہیں عملی طور پر اور بھی عام ہے) دکھایا جاتا ہے۔ کہ کوئی خدا نہیں۔ دنیا اسباب کی دیسی کی پوجا میں ایسی منہمک ہو رہی ہے۔ کہ مسبب حقیقی پر توکل کرنا جس کے معنی ہیں۔ اسباب عادیہ جیسے مشہودہ سے ورا ایسی مخفی اور غیر مرئی اسباب پر اعتقاد لانا جسکے اظہار پر اور ان سے بالکل غیر متزقبہ نتائج کے پیدا کرنے پر وہ مذہب بالارادہ متصرف الاشیاء خدا کے قدوس قادر ہے۔ ضعف دل اور جہل کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔ باری تعالیٰ کی ذات پاک اور اسکی صفات کاملہ کی نسبت

واثق یقین اور لذت بخش اعتقاد دلوں سے بالکل اکٹھا کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس مضمون پر پوری بحث حضرت مسیح مہدی کی سوانح عمری میں کی جائے گی۔ غرض عام طور پر علمی اور عملی دہریت پھیل گئی ہے۔ ایسی حالت میں عیسائی تو کیا ان فسادات کے انسداد و اصلاح کی تدبیر کر سکتے۔ کیونکہ انہی کی سر زمینیں اولاد بالذات ان قباحتوں کا منبع و مخرج ہیں۔ اور ان کی مسلمہ کتابیں اس بڑے مقابلہ یعنی علم و مذہب کی جنگ میں مردہ ثابت ہو چکی ہیں۔ خود اس مبارک کتاب اور زندہ نوشتہ (قرآن کریم) کے ماننے والے اسی نہر ملی ہو اسو متاثر ہو کر اس مقابلہ کے میدان میں نکلنے سے جی چرانے لگے۔ اور نگے اس نامی پہلوان دیورہن علوم) کے پاس پیغام صلح پہنچاتے۔ چنانچہ برکات قرآنیہ کے انکار و انکار تاثیر دعاء۔ انکار صداقت و ویاہ۔ کشف۔ الہام۔ انکار تکلم باری تعالیٰ۔ اقرار انقطاع فیوض انبیاء علیہم السلام۔ انکار بعثت مجددان ملت۔ وغیرہ وغیرہ سے انھوں نے ثابت کر دیا۔ کہ ان کے ہاتھوں میں بھی سوائے مردہ اور منقولی مذہب اور افسانوں کے اور کچھ نہیں۔ غرض جب خدا کے علیم و حکیم نے آسمان سے زمین پر نگاہ کی کہ دیکھے ان میں ایک بھی ایسا ہے۔ جو اسکے ازلی ابدی متکلم قادر مطلق۔ عالم الکلیات والجزئیات اور کل یومر ہونی نشان ہونے کا ثبوت دے سکے۔ اور کوئی ایک بھی ہے۔ جو ان میں سے اسکی صفات کاملہ کا ذکر نہ کر سکے۔ ان کے انبیاء کا ارسال کرنا مسدود انکے تمام

خواص غیر منفکہ کے اور ملائکہ کا اسی عالم میں برگزیدہ بندوں پر بھیجا ہے۔ باریک یقین لوگوں کو دلا سکے۔ تب اس نے ایک حقیر اور گمنام گاؤں (قادیان) سے ایک شخص کو اجنبی اصطفا کی مبارک خلعت پہنائی۔ اور اس امر کے لئے کہ سارے جہان کو اپنی فوق الفوق قدرتوں۔ اپنی ہمہ علمی اور اپنے صادق مواعد کا ناقابل نقض یقین دلائے۔ ایسے انسان کو چنا جو درحقیقت اپنے آقا و مخدوم اپنے محبوب و مرشد نبی امی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح بے کس بے بس۔ مجبور و متروک خویش و بیگانہ۔ ہر قسم کے علمی سرمایہ سے بے بضاعت گمنام گوشہ گزیں کجدار و مرید عالم سے محض ناواقف۔ غرض سیدھا سادہ پاک بے لوث انسان تھا۔

پیغامی حوالوں کی حقیقت

از جناب مولانا مولوی محفوظ الحق صاحب علی (مولانا فضل)

الہی روشنی سے جدا ہونے والی قوم آہستہ آہستہ ایک دن اندھی ہو جاتی ہے۔ اور اندھی بھی ایسی کہ خود اپنے ہاتھوں اپنی آنکھوں میں دھول ڈال لیتی ہے۔ میں بڑے دیکھے ہوئے دل سے اس بات کو محسوس کر رہا ہوں۔ پیغامی بارش نے بھی ایسا ہی معاملہ اپنے ساتھ کیا۔ کہ وہ خود کو چشم بن کر اندھے کنویں میں جا پڑے ہیں۔

فی سیر لا حور سیری و ماشعر
اسوقت میرے سامنے حکیم محمد حسین

مریم عیسیٰ کا رسالہ المہدی نہیں تھا ہے جسکی اکیسویں سطر میں لکھا ہے۔

”نبی اپنی مادری زبان میں وحی کیا جاتا ہے۔“ اسکی تائید میں حضرت مسیح موعودؑ بزرگم خود ایک عبارت ”بیلوی اور چکرالوی مباحثہ پر مسیح موعودؑ کے ریویو سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے۔

”حضرت صاحب بھی یہی فرماتے ہیں۔ وحی الہی کے دعویٰ کو یہ امر مستلزم ہے کہ وہ وحی اپنی زبان میں ہو۔“

اب ذرا یوری عبارت ملاحظہ ہو جو پیغامی تحریر پر تحریف کی حقیقت کھول دیتی ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اس جگہ بعض نادانوں کا یہ اعتراض بھی دفع ہو جاتا ہے۔ کہ وحی الہی کے دعویٰ کو یہ مستلزم ہے کہ وہ وحی اپنی زبان میں ہو نہ عربی میں۔

حضرت صاحب جس بات کو نادانوں کا اعتراض فرماتے ہیں۔ مریم صاحب اس کو حضرت صاحب کا مسلمہ قول ٹھہرا کر دنیا کی آنکھوں میں خاک ڈالتے ہیں۔

اور سنیئے نقل کرتے ہیں۔ ”کیونکہ اپنی مادری زبان اس شخص کیلئے لازم ہے۔ جو مستقل طور پر نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔“

اس عبارت کو بھی کتب نبوت کے نقل کیا ہے۔ اصل یوں ہے۔

”کیونکہ اپنی مادری زبان اس شخص کیلئے لازم ہے۔ جو مستقل طور پر غیر استفادہ مشکوٰۃ نبوت محمدی کے دعویٰ نبوت کرتا ہے۔“

پس ہم تمام طالبان حق کو بتا کید

کہیں گے۔ کہ پیغامی صاحبان کے حوالوں پر اعتبار نہ کیا کریں۔ خوب تحقیق کے ساتھ اصل کتاب دیکھ لیا کریں۔ کیونکہ جیسا کہ غیر احمدی مولوی صاحبان احادیث رسول اللہ کو جو ہوں کی طرح کتر رہے ہیں۔ اسی طرح پیغامی حضرات اقوال و عبارات مسیح موعودؑ کی قطع و برید کر کے لوگوں کو بہکانا چاہتے ہیں۔

شہزادہ عبدالمجید کی نازک

Digitized by Khilafat Library

ولیعہد عبدالمجید کے اقدام خودکشی کی خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے سبلا میٹ آف سرکری استعمال کیا ہے۔ اور وہ اب دہلیہ ہائیکھی محل میں نہایت ہی نازک اور خطرناک حالت میں ہے۔ کچھ زمانہ ہوا۔ کہ فی الحقیقت شہزادہ قوم پسندوں کے زمرے میں شمولیت کی غرض سے اناطولیہ میں جانے کیلئے اپنی فرضی ارادہ کے اظہار کی وجہ سے حکم وزیر اعظم مجبوس رہ چکا ہے۔ یہ شمولیت بہت سے اہم سیاسی اور ملکی مسائل کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔

ولیعہد ترکی کا اقدام خودکشی ایک برقی پیام بنام ایسوسی ایٹڈ پریس منظر پر۔ کہ ترکوں کے ظاہر ولیعہد عبدالمجید کی جمہوریت کی رات کو نہر کہا کہ خودکشی کر نیکی کوشش کی۔

وہ کچھ نہر نکلنے کو تھا جو ایک بوتل میں پڑا تھا جبکہ ایک خادم نے بوتل کو فرش پر دی مارا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس واسطے کیا گیا۔ کہ سلطان عبدالمجید اپنی ملک سے ناامید ہو گئے ہیں۔ (ڈیلی کرائیکل)

مسلمان اسلام سے

دور ہو رہے ہیں۔

ہما تھا گاندھی۔ امام ہمدانی اور بنی

مسلمان۔ دن بدن اسلام سے دور جا رہے ہیں۔ اور ان کو قطعاً یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ کس طرف اور کدھر جا رہے ہیں۔ خود انہوں نے ہلاکت والے گڑھے اپنے لئے تیار کر لئے ہیں۔ اور ان میں اوندھی منہ گر رہے ہیں۔ اور مسلمان خود مسلمانوں کی تباہی کا باعث ہو رہے ہیں۔

مشر شوکت علی سورت میں ایک تقریر کے دوران میں مہتر گاندھی کو امام ہمدانی کے پاک لقب سے ملقب کرتے ہیں اور اس طرح سے مولوی اسحاق علی صاحب نے لکھنؤ کے جلسہ میں گاندھی کو بنی کے برابر درجہ دیا ہے۔ یہ حالت آج مسلمانوں کی ہو رہی ہے۔ اپنے ہاتھوں سے اسلام کی توہین کر رہے ہیں۔ اور اسلام کو جڑوں سے اکھاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سند پر ایک ایسے شخص کو جو اسلام کا دشمن ہے۔ اسلام کے خدا کا دشمن ہے۔ اسلام کے پاک قرآن کا دشمن ہے۔ اسلام کے نہایت ہی عظیم الشان بنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے۔

ایسے دشمن اسلام کو بنی کے برابر اور ہمدانی کے ساتھ نسبت دی جاتی ہے۔

اس بے دینی پر بھی اپنی دینداری کا تازیکیا جاتا ہے۔

یہی اسلام آج ان مسلمانوں میں رہ گیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ دعوئے نبوت کرتے ہیں۔ دنیا ان کے پیچھے پڑ جاتی ہے۔ سخت سے سخت مخالفت کی جاتی ہے۔ اور لوگ کفر کے فتوے دینے لگ جاتے ہیں۔ مگر ایسا کفر شوکت اور اسحاق کے منہ سے نکلے تو وہ ویسے ہی مسلمان رہ جاتے ہیں۔ آہ! آج مسلمانوں کی غیرت کہاں چلی گئی۔ اور کیوں انکی طبیعت جوش نہیں کہاتی۔ اور وہ ایک غیر مسلم کو اس حد تک پہنچا رہے ہیں۔ یہ اسی بات کا نتیجہ ہے۔ کہ انہوں نے اسلام کو چھوڑ دیا۔ اور خدا نے انکو چھوڑ دیا۔ اب ان کی نظروں میں مذہب ایک کھیل ہو گیا ہے۔ اور وہ اس کو ایک نئی سیجہ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر بات میں انکو ناکامی ہو رہی ہے۔ میں اس موقع پر آخر سے ایک انتخاب درج کرتا ہوں جو خالی اندیشی نہ ہو گا۔

ہما تھا گاندھی بنی کے برابر ہیں،

مولوی اسحاق علی صاحب معروف ظفر الملک لکھنؤ نے رفاہ عام کے جلسے میں فرمایا کہ اگر نبوت ختم نہ ہو گئی ہوتی تو ہما تھا گاندھی بنی ہوتے بالفاظ دیگر یہ کہ مہتر گاندھی بالقوہ بنی ہے۔ اگر بالفعل یہی اس خبر کی تصدیق خود مولوی ظفر الملک سے ہو چکی ہے۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو قرآن کریم کی آیت شریفہ تلاوت کرنی پڑے گی۔

جسکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اگر یہ لوگ اللہ اور اپنی پیغمبر اور جو کتاب ان پر نازل ہوئی ہو اس پر ایمان رکھتے ہوتے تو مشرکوں کو دوست نہ بناتے۔ کیونکہ دشمنی کے لحاظ سے یہود اور مشرکین بہت سخت ہیں۔ اور دوستی کے اعتبار سے سب لوگوں میں وہ قریب تر ہیں۔ جو اپنے کو انصاری کہتے ہیں۔ انگریزوں سے علیحدگی اور ہندوؤں سے میل کے خلاف یہ آیت نہ بردست حربہ ہے اگر یہ سچ ہے۔ تو اب اسلام بالکل تباہ اور برباد ہو گیا سلطنت یوں گئی۔ اور ایمان کا یوں فیصلہ ہو گیا۔ افسوس ایک مشرک اور اسلام کے دشمن کو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اگر نبوت ختم نہ ہوئی ہوتی۔ تو گاندھی بنی ہوتا۔ نوح و بالذات من ذالک۔ ہائے کس طرح ایک دشمن اسلام کی نسبت ایک مسلمان کے منہ سے یہ فقرے نکلے غیرت اسلامی اور جوش ایمانی کہاں چلا گیا۔ وہ گاندھی جو چند روز پہلے کہہ چکا ہے۔ کہ اگر مسلمان گائے نہ چھوڑیں گے۔ تو ہم تلوار کے زور سے گائے چھوڑ آئیں گے۔ وہ بنی ہو سکتا ہے۔

بنی کی شان ایک مہتر بے دین کے برابر ہو گئی۔ ہما تھا گاندھی کی خلافت سے ہمدانی محض اپنی آواز کو پائیڈل کرنے کی خاطر رہے۔ وقت پر گدھے کو باپ بنانے والا مضمون ہے۔ ذرا اختیارات ان ہندوؤں کو ملنے دو۔ پھر دیکھنا کس طرح یہ مسلمانوں کو تباہ کر دیکھی کوشش کریں گے۔ مسلمانوں کی ہندوؤں سے ہرگز صلح نہیں ہو سکتی آئندہ انیوالی نسلیں ان الفاظوں کی اہمیت کی قدر کریں گی۔ اور اس وقت تو اندھے کے آگے رونا اور اپنی آنکھیں کھولنا۔

(الحق)

میں احباب کی خدمت میں پیش کر سکوں گا؟ (ابن یعقوب ایڈٹر اخبار ہذا)

متفرقات

مسٹر گاندھی نفاق پیدا کر رہے ہیں

مسٹر جناح نے ایک چٹھی گاندھی صاحب کو لکھی ہے جس میں انھوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور اس میں مسٹر گاندھی کے وجود کو سخت مضرت بتایا ہے اور گاندھی صاحب کے حالات پر جرات سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔
وہ اپنے اس وقت تک جس نسی ٹیوشن کو ہاتھ لگایا اسی کو تباہ اور برباد کر دیا۔ ملک کے اندر آپ نے نہ صرف ہندو مسلمانوں بلکہ ہندوؤں ہندوؤں اور مسلمانوں مسلمانوں میں سخت نفاق پیدا کر دیا۔ اس سے بھی زیادہ آپ کی تحریک نے باپ بیٹوں

اور بھائیوں بھائیوں میں پھوٹ ڈلوادی ہے۔ ملک ہر حصہ میں آپ کے خلاف جوش ناراضگی پایا جاتا ہے اور صرف وہی لوگ آپ کے پروگرام سے متاثر ہوئے جو نا تجربہ کار کم عمر جاہل یا غیر تعلیم یافتہ ہیں جو کچھ بھی ہو آپ صریحاً تباہی اور بد عملی پھیلا رہے ہیں۔ آپ کی تحریک ایسے نتائج پیدا کرنے والی ہے جن کو سوچنے سے روح تھمتا جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library

کونسل کی ممبری

کونسل کی ممبری کے لیے اس دفعہ ایک گروپ ایک گاڑی بنی بان ایک پنساری امیدوار ہوئے ہیں۔
دینا نگر ضلع گورداسپور میں مندا خا کرو ب

جس کو کونسل کی ممبری کے لیے کھڑا ہوا ہے۔
اسی طرح بنگال کونسل کے لیے میاں علی گاڑی بان اور میاں محبوب علی پنساری کھڑے ہوئے ہیں۔

اعلان

جو لوگ اخبار الحکم اپنے اشتہارات شائع کرنا چاہتے ہوں وہ اپنے اشتہارات کے متعلق ہم سے خط و کتابت کریں۔
الحکم ایک صفحہ اشتہارات کے لیے چھوٹ جائیگا۔
روایتیوں کے اشتہارات مدد اور شایستہ الفاظ میں ہونے چاہئیں۔ اور صنعتی اشتہارات بڑی خوشی سے درج کیے جائیں گے۔

تمام خط و کتابت
شیخ محمود احمد ایڈیٹر الحکم
سے کریں۔

قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے!!!

یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت مسلمان کی سعادت ہے، اور ہر مسلمان ضروری سمجھتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرے گا اس میں بھی کلام نہیں ہے کہ

تلاوت کی اصل غرض عمل ہے

عملی اور اعتقادی قوتوں کا نشو و نما اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مضمون سے آگاہی حاصل نہ کرے اور یہ آگاہی

قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے

اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ترجمہ القرآن شروع کیا گیا ہے اس میں با محاورہ ترجمہ کے علاوہ حاشیہ میں تفسیری نوٹ دیئے گئے ہیں + اور اس ترجمہ اور نوٹوں کی خصوصیت یہ ہے کہ

قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت اور اعجازی قوت کو ظاہر کیا جائے

یہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ زمانہ کی موجودہ ضرورت اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کو مد نظر رکھ کر لکھے گئے ہیں اور

عاشق قرآن کریم حضرت مولانا مولوی حافظ نور الدین خلیفۃ المسیح (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کے درس سے لیے ہوئے نوٹوں آپ کی تحریروں اور ملفوظات اور حضرت مسیح موعود و معبود کی تحریروں۔ ملفوظات اور دیگر بزرگان ملت کے ملفوظات سے جمع کیے گئے ہیں +

ان کو آپ نے اب تک نہیں پڑھا

اگر نہیں۔ تو ضرور پڑھیں کہ اس میں نوٹس۔ ہدایت اور شفاء ہے۔ ہر فی پارہ ایک پیہ

نوٹ:۔۔۔ ساٹ پارے تیار ہیں جو ہاتھوں ہاتھ ہر ناظرین ہو رہے ہیں۔ ساتوں کے اکٹھے خریدار سے چھ روپے

دفتر الحکم قادیان دارالامان ضلع گورداسپور درخواست کرو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مُحَمَّدٌ وَآلِیُّہٗ عَلَی السَّلَٰمِ الْکَرِیْمِ

۵۵۵۵

مخدوم مکرم :-

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اس سے قبل تمام اصحاب کے نام الحکم کی قیمت کی ادائیگی کیلئے کارڈ روانہ کئے۔ باوجود اسکے میں نے ایک رقم کارڈوں پر خرچ کی۔ لیکن سوائے چند اصحاب کے اکثر اصحاب نے توجہ نہیں کی۔ الحکم روپیہ کی قلت کیوجہ سے آج تک معرض خطر میں رہا ہے۔ مجھ کو اکثر اوقات ٹکٹوں کیلئے سخت دقت اٹھانی پڑتی ہے۔ اسی طرح سے آج کل کام کرنا والے آدمی سخت مشکل سے ملتے ہیں۔ اور انکی بہت سی ناز برداری کرنی پڑتی ہے۔ لیکن مجھ کو انکی تنخواہوں کی ادائیگی میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اور اسکی وجہ سے مجھ کو اخبار کو نکالنے اور روانہ کرنے میں ایسی دقتیں واقع ہوتی ہیں۔ کہ بعض اوقات حوصلہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اسلئے میں اس خط کے ذریعے سو تمام خریداروں کی خدمت میں باہگوش گزار کرتا ہوں۔ کہ آپ کا خادم قدیم الحکم محض آپکی بے توجہی سے مرٹ رہا ہے۔ اخبار قوم کی آواز ہیں۔ اخبارات قوم کی طاقت ہیں۔ اسلئے ان کو بند کرنا کسی صورت میں مناسب نہیں۔ میں نے جو کچھ اس عرصہ میں لکھا ہے۔ واقعات ہیں۔ حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح اول و ثانی کے ان کلمات پر غور فرماؤ۔ جو اخبار کی زندگی کے لئے وہ فرماتے رہے۔ میں زیادہ آپ سے کسی بات کا خواہشمند نہیں۔ اگر آپ نے آج تک قیمت نہیں ارسال کی تو مہربانی فرما کر فوراً دفتر الحکم میں بھیج دیں۔ اسوقت الحکم کی قیمت ادا کرنا اسکی ایسی مدد ہے۔ جیسے کہ کسی کو پیشمار روپیہ دیدیا جائے۔

ایک معقول اور بہت معقول رقم بقیوں کی ہے۔ جس کے نہ ملنے سے مجھ کی سخت تردد پیدا ہو رہا ہے۔ اس خط کو دیکھ کر وہ اصحاب جنہوں نے تا حال روپیہ ادا نہیں کیا۔ ذرا تامل نہ فرماویں۔ کیونکہ الحکم کو اسوقت روپیہ کی سخت ترین ضرورت ہے۔

جو اصحاب روپیہ دے چکے ہیں۔ وہ اس سے مستثناء ہیں۔ وہ یہ نہ خیال کریں۔ کہ ان سے دوبارہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ میں صرف انہی بزرگوں کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں جنہوں نے ابھی تک روپیہ نہیں دیا۔ اگر میرے اس غرض پر توجہ نہ کیگی۔ تو یہ بات ہوگی کہ

پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر
جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر

ایسا نہ ہو کہ آپ اسوقت ہماری خبر کو پہنچیں جبکہ دم واپس گزر چکا ہو۔ اسلئے اسوقت مدد کرنا خاص شکریہ کا مستحق ہوگی۔

اسکے ساتھ ہی میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ حضرت مولوی محمد الکریم صاحب مخدوم الملتہ مرحوم کی تصنیف فرمائی ہوئی حضرت مسیح موعود کی سوانح عمری بار ثانی چھپ کر شائع ہو گئی ہے۔ شروع دسمبر میں۔

میں تمام خریداروں کے نام اسکا وی پی کر دے گا۔ جو ۱۲ روپے زائد نہ ہوگا۔ اس وی پی کو امداد الحکم سمجھ کر یا حضرت کی بہترین لائف سمجھ کر آپ ضرور وصول فرماویں۔ یہ ایک بہترین تحفہ ہے۔ امید ہے۔ کہ اصحاب اسکو قبول فرما دیں گے۔ اگر کسی صاحب کو ضرورت نہ ہو۔ تو منع فرماویں۔ والسلام

خاکسار - شیخ محمود احمد مدیر الحکم قادیان

N. B.